فقال ابو عبد اللہ الرافضۃ

قال قلت نعم قال لا واللہ ما ھم سموکم بل اللہ سماکم رفضۃ کافی

الحمد للہ علی کمال الدین واتمام النعمۃ کہ این رسالہ مشتمل ورد طماچہ رافضی

موسوم بہ

بم کا گولہ بر رافضی ٹولہ

فی رد

طماچہ بر چشم

قیمت فی جلد ۲/ دو آنہ

از تصانیف خادم شریعت ابو المنظور محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری حال اردو وزیر آباد محلہ لکڑ منڈی عفاعنہ

حسب فرمائش مرزا ظہور الدین خانصاحب محلہ لکڑ منڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

اما بعد خادم شریعت ابو المنظور محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری برادران اہل اسلام کی خدمت عالیہ میں ملتمس ہے کہ پچھلے دنوں میں بم تلا چار چشم رافضی نعمت اللہ جاق ہو رہی ایک اشتہار بعنوان میں شیعہ کیوں ہوا۔ شائع کیا تھا جسمیں طرح طرح کے بہتان الفاظ دل دکھانیوالے مذہب حقہ احناف پر کئے ہوئے تھے جسکے دیکھنے سے انسان کا دل کانپتا تھا خدا کے فضل و کرم سے اشتہار رافضی مذکور کی چند دنوں میں اہلسنت والجماعت نے خاک اڑا دی اور خادم شریعت نے بھی اسکا وہ خاکہ اڑایا کہ اسکا نشان بھی رافضیوں کی نظروں میں نہ رہا لیکن افسوس ہے کہ جسکا مذہب و اصول ایمان جھوٹ بولنا اور قرآن مجید موجودہ پر ایمان ہونا ہی ثابت نہ ہو تو انکی زبان و قلم کو کون شخص روک سکتا ہے موضع چونترہ علاقہ کیملپور میں انکے نشاوہ حالت ہوئی کہ ناگفتہ بہ ہے اخبار الفقیہ میں مسطور ہے کہ ان رافضیوں کے پاجامے بوجہ دہشت علمائے کرام و ہجوم امت خیر الانام کے بول و براز جاری ہو گئے تھے اور اسکے بعد خادم شریعت کو لوگوں نے بڑی کوشش سے موضع رامہ علاقہ پوٹھوار میں بم تلا رافضی کی تردید و مخطے کیلئے طلب کیا اور بندہ نے خوب فرقہ رافضیہ کے مذہب کی حقیقت بیان کی اور انکی کتابوں سے بطور مشت نمونہ از خروار ظاہر کئے جنکا جواب آج سال کے بعد بیدوں گالی گلوچ دیے تہذیبی و بیہودگی رفتار کے ان رافضیوں سے کچھ نہیں سکا آخر ایک رسالہ دل دکھانیوالا طماچہ بر چشم بر رخسار ملا ملتانی شائع کر دیا جسکا جواب الجواب یہ

بم کا گولہ برر افضی ٹولہ خادم شریعت نے ہدیہ ناظرین کر دیا ہے۔ مہربانی فرما کر غور سے پڑھیں اور دعا فرمائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم +

مسئلہ ۱ شیعہ مذہب میں عورت کی دبر میں وطی کرنا درست ہے کتاب استبصار شیعہ جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ سطر ۳ ابیان رافضی نمبر اول - کہ وطی فی الدبر ہمارے مذہب شیعہ میں اجماعاً حرام ہے اور خود کتاب استبصار میں اسکو حرام بھی لکھا ہے افسوس تمہاری ایک آنکھ کام نہیں کرتی مجھے کہ کتاب میں تو مختلف روایات ہیں اور تمہارے مذہب میں وطی فی الدبر درست ہے دیکھو تفسیر در منثور وغیرہ ملخصاً از طمانچہ رافضی

جواب از حنفی نمبر اول - ۵ دل کو روؤں یا کہ جگر کا غم کروں + ایک میں ہوں اب کس کس کا ماتم کروں۔ ملا مرثیہ خوان جی تم ایک آنکھ سے ماکر جار آنکھ اپنی پر کیوں بخس طین کا لیپ دیکر امام جعفر علیہ السلام کے قول سے انکار کر دیا اور انکو بے اعتبار کر کے اپنے آپ کو خارجی بنا لیا افسوس صد افسوس دیکھیئے استبصار جلد ۲ صفحہ ۱۳۰ عن عبد اللہ بن ابی یعفور قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یاتی المراۃ فی دبرھا قال لا باس بہ یعنی راوی نے بہ نسبت دبر زنی عورت کے مسئلہ پوچھا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ کچھ مضایقہ نہیں (بیشک کر لیا کرو) اور صاحب استبصار نے اسکے جواز پر آیت فاتوا حرثکم انی شئتم اور لوط علیہ السلام کا قصہ بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی لڑکیوں کو اسی کام کیلئے اپنی قوم لوطت کرنیوالی کو اجازت دی تھی قول لوط علیہ السلام ھؤلاء بناتی ھن اطھر لکم وقد علمتھم لا یریدون الفرج اور ایسا ہی فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۲۳ میں لکھا ہے کہ حضور آپ بھی ایسا کام کر لیتے ہیں اپنے فرمایا نہیں اور آخر صاحب استبصار نے دبر زنی کو حرام نہیں لکھا۔ بلکہ اسکو درست لکھا ہے اور جو عدم جواز کے دلایل ہیں انکو تقیہ پر محمول کر دیا ہے اور کراہت کا حکم لگا دیا ہے اور تم نے یہ الزام مذہب اہلسنت کے ذمہ لگایا ہے خدا کی قسم محض افترا و بہتان ہے دیکھو صاحب در منثور نے جہاں سے وہ روایت نقل کی ہے اس تفسیر کا نام ابن جریر ہے اس نے اسی روایت کے ساتھ ہی لکھ دیا ہے کہ ایسے فعل کرنے اور کرانے والے پر لعنت خدا کی ہو اور تفسیر در منثور میں نیز اس فعل کو حرام لکھا ہے اور تمام کتب حدیث صحاح اور غیرہ اہلسنت میں مسطور ہے کہ فاعل اور مفعول کو قتل کر دینا چاہیئے اور کتب فقہ حنفیہ میں اسکی مختلف سزائیں مقرر ہیں اور اگر فرض محال کہیں ایسی ویسی روایتیں بطور حکایت مسطور بھی ہیں تو وہ شیعہ پاک کی ہیں اگر رافضی ہمارے مذہب حنفی سے ثابت کر دیں تو دس روپیہ انعام لیں فانیھم فلا تعجل +

مسئلہ نمبر ۲ مذہب شیعہ میں عاریتاً فرج یعنی مانگوال فرج اپنے بھائی کو دینا درست ہے کتاب شیعہ استبصار جلد ۲ صفحہ ۷۵۔

بیان رافضی نمبر ۲ عاریتاً لونڈی دینا ہمارے مذہب میں حرام ہے اگر کوئی اپنے بھائی کو حلال کر دے

تو درست ہے یہاں پر بھی جدید ٹھیکیدار نے خیانت کر دی ہے ان کے مذہب میں باپ کی لونڈی بیٹے پر حلال ہے وغیرہ وغیرہ ملخصاً +

جواب از حنفی۔ اس مقام پر بھی رافضی دشمن اہلبیت خارجی نے وہی تماشا دکھایا ہے جو نمبر اول میں دکھایا ہے اس روایت میں یہ کوئی قید نہیں صاف صاف امام جعفر علیہ السلام کا فیصلہ ہے دیکھو کتاب استبصار جلد ۲ صفحہ ۸۷ قَالَ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن عاریۃ الفرج قالَ لا بأس بہ قلت وان کان منہ ولد فقال لصاحب الجاریۃ الا ان یشترط علیہ یعنی راوی نے بارہ عاریۃً فرج عورت اور اسکی اولاد کے مسئلہ امام جعفر علیہ السلام سے پوچھا تو امام صاحب نے کہا کہ کوئی خوف نہیں اور کہا کہ اگر اس سے اولاد پیدا ہو جائے تو وہ اسکے صاحب کی ہوگی بشرطیکہ اس سے شرط ہو چکی ہو اور کتاب فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۹ میں مذکور ہے کہ جتنا حصہ کوئی شخص اپنی لونڈی کا حلال اپنے بھائی پر کر دے اتنا ہی حلال ہوتا ہے باقی نہیں اگر مالک نے فرج اسکا حلال نہیں کیا تو اسکے بھائی مومن نے اس سے صحبت کر لی یعنی اسکی شرمگاہ سے لذت اٹھالی تو وہ زنا نہیں اور نہ ہی ایسے زانی پر حد جاری ہو سکتی ہے اور جلد ۲ صفحہ ۱۹۸ اسی کتاب میں مذکور ہے کہ ایک عورت حضرت امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت عالیہ میں آئی اور کہا کہ حضرت میں نے زنا کیا ہے مجھے پاک کر دیجئے۔ آپ نے اسپر حکم رجم یعنی سنگساری کا دیا اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو پتہ لگا تو آپ نے اس سے کیفیت زنا دریافت کی۔ کہ میں جنگل میں جا رہی تھی۔ مجھے سخت پیاس لگی میں نے ایک اعرابی یعنی جانگلی سے پانی مانگا اس نے مجھ سے شرمگاہ کی لذت طلب کی میں نے اسکو اپنی شرمگاہ دیدی اور آپس میں دونوں نے زناہ کیا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا ھذا قبلہ والے کی قسم یہ زناہ نہیں نکاح ہے الخ پس اب ملا خارجی بتلائیے کہ یہ مانگواں فرج اور پانی کے عوض زنا آپکے ہاں جایز ہوا یا نہیں اور اس روایت نے فیصلہ کر دیا ہے یا نہیں انصاف سے بتلائیے اور تمکو الرجل یحل جاریۃ الاخیہ قال لا بأس بہ کا بھی پتہ لگ گیا ہے یا نہیں ہمارے ہاں سنیئے اور آنکھ اٹھا کر دیکھیئے یہ سب افعال حرام اور ناجایز ہیں ہاں البتہ لونڈی کو بالکل ہبہ اور آزاد کر دینا درست ہے اور جو تمنے ہدایہ شریف کا حوالہ دیا ہے مرثیہ خوان جی اسمیں کہاں لکھا ہے۔ کہ اس پر کوئی شریعت کی سزا نہیں ملا جی اسمیں تو تعزیر کا حکم ثابت ہے اور ہارون رشید کا قصہ جو تاریخ سے بیان کیا ہے کہ امام یوسف نے باپ کی لونڈی بیٹے پر جایز کر دی تھی۔ ملا مرثیہ خوان بتلائیے کہ اس لونڈی نے کب بینہ یا اقرار مطابق حکم شریعت کے اپنے ہمخواب ہونے اسکے والد سے ذکر کیا تھا۔ اور کہاں لکھا ہے اور کونسی دلیل ہے جسکے برخلاف امام یوسف نے فتوی دیا تھا اور تمہارے ہاں باپ کے مرنے کے بعد مال متروکہ اسکی لونڈیوں کا مالک بدون اولاد وغیرہ رشتہ داروں کے کون ہو سکتا ہے اور لونڈیوں کا کیا حکم ہے اور اس مسئلہ کی بنا حقیقی ہے یا فرضی طور پر چار چشم ملا جی کسی

استاد سے علم پڑھکر پھر اعتراض کریں۔ فافهم فلا تعجل +

مسئلہ نمبر ۳ شیعہ عورت فاجرہ سے بھی متعہ کرنا درست ہے کتاب استبصار جلد ۲ صفحہ ۸۷

ہذیان رافضی نمبر ۳ کان من الکافرین استبصار میں فاجرہ عورت سے متعہ کرنیکی ممانعت ہے۔ اس نے عمداً عبادت ترک کردی ہے۔ شرم کا فی۔ اسکو معلوم نہیں کہ ان کے ہاں اجرت پر زنا کرلیا جاوے تو اس پر کوئی حد نہیں۔ اور ان کے ہاں بن پیسے مزے اڑانے کی بھی اجازت ہے در المختار میں ہے کہ اگر زنا کا خوف ہو تو دستی مشین چلاؤ ملخصاً +

جواب از حنفی کیا کہتا ہے رافضی جی تو غصہ میں آکر بوجہ خبث باطنی کے اپنے ایمان کو بھی جواب دیدیا ہے اور غالی ہوکر وکان من الکافرین کا خود مصداق بنگیا ہے لو در استبصار جلد ۲ صفحہ ۸۷ کو بھی نہیں دیکھ سکا عن جمیل عن زرارۃ سال عمار وانا عندہ عن الرجل یتزوج الفاجرۃ متعۃ قال لا باس یعنی امام جعفر سے یہ مسئلہ ایک سائل نے پوچھا کہ متعہ فاجرہ عورت کا کیا حکم ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اور ایک روایت میں ہے کہ متعہ کرنا دوسرے کی عزت کو بٹہ لگانا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فعل متعہ کو حرام کردیا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ عورت مجوسیہ و نصرانیہ سے متعہ درست ہے اور افسوس کہ ایک روایت میں متعہ کو سنت رسول خدا صلعم قرار دیا گیا ہے نعوذ باللہ من ذالک اور صاحب استبصار شیعہ نے یہ روایات لکھکر فیصلہ دیا ہے کہ اعفیفہ عورت سے متعہ کرنا افضل ہے بنسبت فاجرہ عورتوں کے اور جن سے ممانعت متعہ پائی جاتی ہے۔ وہ تقیہ پر دال ہیں۔ اور فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ میں لکھا ہے کہ امام جعفر علیہ السلام کی اس مسئلہ میں گفتگو ہوئی امام صاحب نے کہا کہ یہ متعہ حلال قیامت تک ہے کون شخص اسکو حرام کرسکتا ہے حضرت مقابل نے جواباً کہا کہ کیا یہ متعہ آپکی عورتیں و دختریں وغیرہ بھی کرتی ہیں ان کیلئے بھی ہے لیسرک ان نساءک وبناتک واخواتک وبنات عمک یفعلن قال فاعرض عنہ ابو جعفر علیہ السلام حین ذکر نساءہ وبنات عمہ پس جبکہ یہ جواب تسلی بخش امام صاحب نے سنا تو لاجواب ہوکر اس سے منہ پھیر لیا نعوذ باللہ من ذالک اب ملا اختر رافضی جی بتلائیے کہ جب تمہارے ہاں یہ متعہ سنت ہے۔ تو تم سے کون کونسا شخص متعہ کا جنا ہوا ہے۔ انکی فہرست تحریر کرو۔ اور جو تم نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ شاگرد امام جعفر علیہ السلام پر کیا ہے اسکا جواب تو سلطان الفقہ جلد چہارم واقوال الصحیحہ میں مفصل تمہارے بھائی وہابی کو دیا جاچکا ہے اور اس مسئلہ کی بنا اجارہ باطل و فاسد پر ہے اور ہمارے ہاں تو اس خرچی زانیہ کو اجماعاً حرام لکھا ہے دیکھو مشارق الانوار و فتح المبین اور دستی مشین چلانیکا مسئلہ بھی تمہارا ہی ہے دیکھئے فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الدلک قال ناکح نفسہ لا شئی علیہ یعنی سائل نے بہ نیت مشت زنی یعنی دستی مشین چلانے کے امام جعفر علیہ السلام سے

سلسلہ پوچھا تو آپ نے جواباً بلا کسی قید و عذر کے فرمایا کہ دستی مشین چلانے والے پر کوئی سزا و گناہ نہیں اب آخر جی کچھ شرم آتی ہے یا نہیں خوب زور سے دستی مشین برہنہ ہو کر اپنے شیعوں کے سامنے چلایا کریں لاحول ولا قوۃ ونعوذ باللہ من ذالک ہمارے مذہب میں تو مشت زنی کرنا حرام لکھا ہے دیکھو تفسیر معالم و فتح البیان ذیل آیت کریمہ قد افلح المومنین۔ اور کذب بیانی کرنیوالوں کیلئے ہمارے ہاں بدوں جواب لعنت اللہ الکاذبین اور کچھ نہیں اور مسایل اجتہادیہ اضطراریہ مقابل مسایل منصوص کے کچھ قدر نہیں رکھتے اگر رکھتے ہیں تو بیان کریں فافہم فلا تعجل +

مسئلہ نمبر ۴ شیعہ مذہب میں ایک بار متعہ کرنے سے امام حسینؓ کا درجہ ملتا ہے دو دفعہ کرنے سے امام حسنؓ کا تین دفعہ کرنے سے حضرت علیؓ کا چار مرتبہ کرنے سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ دیکھو کتاب شیعہ برہان المتعہ صـ ۵۲

ہذیان رافضی نمبر ۴ ملا ایک ہتم یہ روایت فضایل متعہ پر ہے جسمیں تنقید ین کی جاتی ہیں جو کہ مخالف پر حجت نہیں ہوسکتی۔ اور اس کا جواب دو رقعہ کرم الدین میں و میزان المقابل میں دیا جاچکا ہے اور درجہ کے معنی نبی اور امام کے کہاں ہیں۔ ملخصاً +

جواب نمبر ۴۔ از حنفی رافضی عقل کے اندھے سنیئے۔ خادم شریعت نے کہاں لکھا ہے کہ متعہ کرنے سے آدمی امام حسن و حسین و علی رسولؐ خدا بن جاتا ہے نعوذ باللہ ہمنے بھی تو اس متعہ یعنی ایک قسم کے زنا کا درجہ بھی آپکے مذہب سے ثابت کیا تھا۔ تم کیوں غصہ میں آگئے اور تم نے کب میری طرف اشتہار و میزان المقابل روانہ کی ہے تاکہ اس کا جواب بھی تم کو ملجاتا۔ ارے ملا دیکھیئے جو ہمنے تم کو تحریر کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ تمتع مرۃً درجتہٗ کدرجتہ الحسین وَمَنْ تمتع مرتین درجتہٗ کدرجتہ الحسن وَمن تمتع ثلث مراتٍ درجتہٖ کدرجتی نقل از کتاب شیعہ برہان المتعہ صـ ۵۲

اب ناظرین ذرا اس ...... رافضی عقل کے اندھے سے دریافت کریں کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جگر گوشہ نے کس کس کے ساتھ متعہ کیا اور کہاں کیا۔ اور کتنی دفعہ کیا اور یہ سنت متعہ کس خانہ میں جاری ہوئی جواب دیں پھر ان کا متبع بنیں فافہم فلا تعجل +

مسئلہ نمبر ۵ شیعہ مذہب میں کنجر لوں کی کمائی حلال ہے کتاب شیعہ جلد ۲ فروع کافی صـ ۳۲

ہذیان رافضی نمبر ۵ یہاں پر بھی جاہل نے خیانت و افترا پردازی کی ہے اصل عبارت کو ترک کر کے کنجر لوں کی کمائی کو حلال لکھا ہے حالانکہ کمائی کنجر لوں کی حرام ہے جو زنا کرتی ہوں۔ ملخصاً +

جواب نمبر ۵ از حنفی نمبر ہذا میں بھی رافضی مجہول مرثیہ خوان نے اپنے اوپر خود الزام بنا کر لگا لیا ہے ناظرین اصل عبارت شیعہ کو ملاحظہ کریں اور موذی مذکور کو دکھا دیں کتاب فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۳۲ مطبوعہ نولکشور

عن ابی بصیر قال سألت اباجعفر علیہ السلام من کسب المغنیات فقال التی یدخل علیہا
الرجال حرام والتی تدعا الی العراس لیس بہ باس وعن ابی عبداللہ علیہ السلام قال
المغنیۃ التی تزف العراس لاباس بکسبہا یعنی ایک شخص نے کمائی گانیوالی عورتوں کے متعلق امام جعفر علیہ السلام
سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہا جو زنا کرتی ہیں حرام ہے جو شادیوں میں بلائی جاتی ہیں گاتی ہیں اسمیں کچھ
مضایقہ نہیں یعنی جو گا کر لیتی ہیں وہ حلال ہے اور کافی کلینی کی عبارت نمبر اول میں گزرچکی ہے جسمیں صاف لکھا تھا
کہ حضرت علی نے بعوض پانی کے زنا کرانے کو حکم نکاح کا لگا دیا تھا۔ جس کا جواب ملا اختر قیامت تک بھی نہیں
دیسکتے اور شہر وزیرآباد پشاور و لاہور وغیرہ میں کونسی کنجریاں تمہارے ہاں بلکہ گانیوالی مرثیہ خوانی کرنیوالی
زنا سے پاک ہیں انکی فہرست بیان کریں۔ تاکہ ہم ان کو کنجریاں نہ کہیں اور یہ کس آیت کریمہ میں ہے کہ گانیوالی کی
کمائی حلال ہے جواب دیں اور امام صاحب نے کب زانی کی خرچی کو حلال کہا ہے ہمارے ہاں تو باتفاق صحیح قول میں
زانیکی خرچی کو حرام لکھا ہے دیکھو کتاب مشارق الانوار و فتح المبین اور اسکی بنا اجارہ باطل و فاسد پر ہے جسکو تم
رافضی ملنے سمجھہ بھی نہیں سکتے۔ اگر تم امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی کسی کتب ظاہر روایت سے یہ ثابت کر دو امر جوع قول کے
کردیں تو دس روپیہ انعام لیں۔ فافہم فلا تعجل +

مسئلہ نمبر ٦ شیعہ مذہب میں اگر کسی شخص نے نکاح اپنی ماں وغیرہ محرمات سے کیا اور پھر اسکے ساتھ دخول کیا اور
اس سے لڑکا پیدا ہوا اگر اس لڑکے کو کسی نے کہا کہ تو حرامزادہ ہے تو کہنے والے پر حد لگ جائیگی کیونکہ ماں بہن وغیرہ
کیساتھ جو نکاح کیا گیا تھا۔ وہ من وجہ صحیح اور درست تھا کتاب شیعہ فروع کافی جلد ٢ صفحہ ٢٥٢ کتاب النکاح
ہذیان رافضی نمبر ٦ جاہل ملاں اصل عبارت عربی لکھئے جواب لیجئے یہ محض افترا ہے اس روایت میں تو صاف
لکھا ہے کہ محرمات سے نکاح حرام ہے ان کے ہاں تو عجیب مسئلہ ہے چنانچہ اہلحدیث بھائیوں کی کتاب ظفر المبین سے لکھ دیتا
ہوں۔ کہ کسی شخص نے محرمات سے نکاح کرکے وطی کرلی تو امام اعظم کے نزدیک اس پر حد نہیں ملخصاً

جواب نمبر ٦ از حنفی لونیم ملا خطرہ ایمان اصل عبارت دیکھیے تمہارے کہنے پر صرف عبارت پر اکتفا کردیتا ہوں ترجمہ
خود کرلیں کتاب فروع کافی جلد ٢ صفحہ ٢٥٢ کتاب النکاح فی لایکون النکاح ہم زناو لا اولادہم من ہذا الوجہ اولاد
زنا و من قذف المولود من ہولاء الذین ولدوا من ہذا الوجہ جلد الحد لانہ مولود
یتزوج رشدۃ والکان مفسداً لہ بجہۃ من الجہات المحرمۃ ولولد المنسوب الی الاب مولود
یتزوج رشدۃ علی نکاح ملۃ من الملل خارج من حد الزنا و مکنہ معاقب عقوبۃ الفرقۃ الخ
اب نیم ملا صاحب سمجھ آگئی ہے یا نہیں وہی مطلب ہے یا نہیں اور جو تم نے اپنے بھائی وہابی کی کتاب ظفر المبین سے
نقل کرکے امام صاحب علیہ الرحمۃ پر اعتراض کیا ہے اسکا جواب فتح المبین رد ظفر المبین و اقوال صحیحہ و سلطان الفقہ

جلد چہارم میں خود ملاحظہ کرلیں اور مختصر مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ امام صاحب فرماتے ہیں کہ ایسے فعل کرنیوالے شخص کو بے حد مارنا چاہیئے یعنی ایسے فعل کرنیوالے پر حد نہیں۔ ہاں رافضی جی دیکھیئے تمہاری کتاب فروع کافی صہ ۲ میں لکھا ہے کہ ساس یا اپنی عورت کی بیٹی کیساتھ زنا کرنیسے عورت حرام نہیں ہوتی اور نفس حریر کا مسئلہ شاید ملا اختر جی کو یاد ہی ہوگا اور اپنی ماں کا بوسہ لینا شہوت سے بحالت حرام نیز معلوم ہوگا اسلئے ہم اسکو فی الحال ظاہر نہیں کرتے اگر ملاں جی کو اسکی ضرورت ہوئی تو ظاہر کردینگے فقط فافہم فلا تعجل۔

مسئلہ نمبر ۷ شیعہ مذہب میں عورت کی شرمگاہ چومنا درست ہے حلیۃ المتقین صـ ۷

ہذیان رافضی جاہل ملا شرمگاہ چومنے کی ممانعت شرعی کہیں دکہا سکتا ہے اسکو اپنی کتب کی خبر نہیں جنمیں سخت گندے مسایل درج ہیں ملخصاً۔

جواب نمبر ۷ از حنفی ملا مرثیہ خوان جی بھلا امام کاظم اور امام جعفر علیہ السلام جیسے جود ایسے نکمے اور بیحیائی وار مسائل بیان کیا کرتے تھے ہرگز نہیں ہرگز نہیں ہمارے ایمان تو یہ شہادت نہیں دیتے لیکن تم ایمان سے بتلاؤ کہ ایسا فعل کرنا کہیں قرآن حدیث و ہماری کتب فقہ میں ہے جیسا کہ تمہارے ہاں ہیں دیکھیئے صـ ۱۲۲ فروع کافی عن ابی ابن جعفر قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن الرجل یقبل قبل امرأۃ قال لا بأس اور فروع کافی میں ہے۔ کہ حضرت امام جعفر علیہ السلام برہنہ ہوکر بیٹھ گئے تو راوی نے کہا کہ یہ تو ناجایز ہے امام نے فرمایا کہ آگے کی طرف تو ہاتھ نے چھپالی ہے اور پیچھے کی دونو نطرف نے اور حلیۃ المتقین میں ہے کہ عورت کی شرمگاہ میں انگلی ڈالدینا یا اسکو برہنہ کردینا یا اسکی فرج کو چومنا درست ہے کیا ناظرین آپ انصاف کریں کہ کیا یہ افعال انسانوں کے لئے ہیں یا حیوانوں کے ہمارے آقائے نامدار نے تو فرمایا ہے کہ تم اپنی عورتوں کیساتھ انسانوں کی طرح برتاؤ کرنا یعنی انکے پاس انسانیت کے طریق پر آنا اور مجامعت کرنا اور لہو لعب ہنسی ٹھٹھا کرنا لیکن حیوانات کیطرح مجامعت نہ ہونا اور برہان الشیعہ تمہارے جیسے کسی متعصب شیعہ کی بنی ہوئی کتاب ہے اور فتاویٰ عالمگیری میں یہ فعل ناجایز لکھا ہے۔ تم ہمارے کسی امام مجتہد کا یہ فتویٰ دکھاؤ تو لو جواب لو۔ ارے ملا جی تمکو شرم نہیں آتی کہ مقابل امام معصوم کے اقوال بقول اپنے پیش کرتے ہو حالانکہ پھر انکی بریت بھی کسی حیلہ سے نہیں کرسکتے۔ سچ ہے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ بھلا ملا مرثیہ خوان جی تمہارے مذہب میں ذکر سے نماز میں کھیلنا جایز لکھا ہے یا نہیں اور تمہارے ہاں منہ خداوند کریم نے شرمگاہ عورتوں کے چومنے کیلئے مقرر کئے ہوئے ہیں یا ذاکر اپنے ذکر کیلئے۔۔۔ سبحان اللہ جبکہ تمہارے ہاں شرمگاہ چومنے میں حرج نہیں تو اپنی عورت کے پستان خالی منہ میں ڈالنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوگی۔ فافہم فلا تعجل ؎

مسئلہ نمبر ۸ شیعہ مذہب میں لکھا ہے کہ متعہ کا نزول قرآن کے ساتھ ہوا۔ ہے اور اسکی نسبت آنحضور سے جاری

ہوئی یعنی اس زنا کی سنت آنحضور علیہ السلام سے جاری ہوئی ۔ کتاب استبصار جلد ۲ صفحہ ۷۷ ۔

اسپر ہذیان رافضی نمبر ۸ یہ متعہ تو قرآن مجید و حدیث شریف و صحابہ تابعین وغیرہ سے ثابت ہے یہ ملا کی محض جاہلیت ہے کہ اسکو حرام و زنا قرار دیا اور خدا و رسول کی توہین کرتا ہے یہ محض اسکا افتراء و استبصار کے اس صفحہ پر نہیں دیکھو اسکا ثبوت رسالہ متعہ علامہ حائری و صراح المذہب و طبری نصاً ۔

جواب نمبر ۸ از حنفی ۔ رافضی جی یہ کہاں لکھا ہے کہ تمہارے مذہب میں یہ متعہ حرام ہے میں نے بھی تو سنت ہی لکھا ہے چنانچہ استبصار جلد ۲ صفحہ ۷۷ سے یوں روایت تحریر کر دی گئی ہے ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المتعۃ نزل بھا القرآن وجرت بھا السنۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الخ نعوذ باللہ من ذالک ۔ ناظرین ذرا اس رافضی دشمن اہلبیت سے یہ تو پوچھو کہ نبی علیہ السلام و اہلبیت نے کس کس عورت اور کس کس کی بیٹی یا بہن یا ماں سے متعہ کیا ہے ثابت تو کریں اگر رافضی جی جواب دیں کہ انہوں نے نہیں کیا تو پھر ان کو جواب کہنا کہ ارے بھلے مانس تم ان کو بقول اپنے کیوں قرآن کا نافرمان بناتے ہو جبکہ تمہارے نزدیک یہ خدا کا حکم ہے ۔ اور وہ آیت تو پیش کر دیجئے جس سے یہ متعہ ثابت ہوتا ہے ۔ قرآن تو اس بات پر شاہد ہے کہ تم چار عورتوں تک سے زائد جمع مت کرو ۔ ہاں اگر تمکو طاقت ہے اور ضرورت اس سے زائد کی ہے ۔ تو لونڈیاں رکھ لو ۔ اور یہ بھی فرما دیا کہ تم اپنی شرمگاہ اور وجود کی حفاظت رکھنا ۔ اور یہ نہیں فرمایا کہ تم متعہ یعنی زنا کرتے پھرنا اور ملا مرثیہ خوان جی سنیئے اور دیکھئے کہ امام معصوم نے اس متعہ کو کس قدر مذموم سمجھا ہے فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی الرجل یتزوج البکر متعۃ قال یکرہ للعیب علی اھلھا ۔ یعنی عورت باکرہ سے متعہ کرنا اسکے خاندان پر بٹہ لگاتا ہے اور حضرت امیر نے حضرت ابن عباس سے کہا تو مرد عیاش ہے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے متعہ سے منع کر دیا ہے اور کتاب استبصار جلد ۲ صفحہ میں مسطور ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لحوم الحمار الاھلیۃ و النکاح المتعۃ یعنی فرمایا کہ حرام کر دیا نبی علیہ السلام نے گوشت گھریلو گدھے کا اور نکاح متعہ کا اور فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۴ کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے سنا ہے کہ امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ متعہ کو بالکل چھوڑ دو ۔

کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ عورت غیر کا حال اپنے بھائیوں کے آگے بیان کرنا عن المفضل قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول فی المتعۃ دعوھا اما یستحیی احدکم ان یری فی موضع العورۃ فیحمل ذالک علی صالحی اخوانہ واصحابہ الخ پس رافضی مرثیہ خوان جی پتہ لگا ہے یا نہیں ۔ پس ہم دعوی سے کہتے ہیں ۔ کہ متعہ منسوخ ہو کر حرام ہو چکا ہے اور اسمیں اور زنا میں کچھ فرق نہیں ہے کیونکہ یہ فعل عیاشی و بیحیائی پر مبنی ہے ۔ ذرا غور سے ملاحظہ کر لیجئے ۔

۱ خرچی زنا کی پہلے ادا کی جاتی ہے۔ اور متعہ میں بھی دیکھو انکی کتاب تنبیہ المنکرین
۲ زنا میں خرچی کا تعین نہیں ہوا کرتا۔ اور متعہ میں بھی نہیں کتاب شیعہ تنبیہ المنکرین صفحہ ۲۹ و فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۴
۳ زنا کیلئے پوشیدگی و تنہائی ضروری ہے۔ اور متعہ کیلئے بھی اعلان و اشتہارات کی ضرورت نہیں ہوتی۔
۴ زنا کیلئے بھی تعین وقت شرط ہے متعہ کیلئے بھی شرط ہے ورنہ باطل ہوگا صفحہ ۱۱ جامع عباسی۔
۵ زنا میں زانی شخص کیلئے کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی جتنی عورتوں سے چاہے زنا کرے۔
متعہ میں بھی یہ کوئی رکاوٹ نہیں چاہے ہزار عورت سے متعہ کرتا پھرے یا جسقدر چاہے۔ تمتع منهن الفا فانهن مستاجرات فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۱۔ اور استبصار میں ہے ما یحل من المتعة قال کم شئت
۶ کنجریوں پیشہ وار کو پردہ نہیں ہوتا۔ ممتوعہ عورتوں کو بھی پردہ جائز نہیں ہوتا دیکھو استبصار جلد ۲ صفحہ ۲۹۹
۷ زنا میں غرض دفع شہوت کی ہوا کرتی ہے نہ کہ غرض بقائے نسل انسانی اور متعہ میں بھی غرض و مقصد منی کا خارج کرنا ہی ہوتا ہے تنبیہ المنکرین صفحہ ۶۔
۸ زانی مرد جب چاہے بلا طلاق الگ ہو جاتا ہے۔ متعہ میں بھی یہی حال ہے دیکھو جامع عباسی صفحہ ۱۱
۹ زنا میں بھی ارث کے حقدار نہیں ہوتے اسمیں بھی لا تورثنی و لا ارثك کا قول موجود ہے صفحہ ۱۹۳ و جامع عباسی
۱۰ زنا میں بھی نان نفقہ مزنیہ کا زانی مرد پر واجب نہیں ہوتا اور متعہ میں بھی یہی حال ہے دیکھو جامع عباسی صفحہ ۱۱
۱۱ مزنیہ عورتوں کیلئے کوئی عدت نہیں ہوا کرتی اسیطرح ممتوعہ عورتوں کیلئے بھی ولا عدة لها مسطور ہے فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۱۹۳

پس اگر رافضی جی کے پاس ان دلایل کے توڑنے کیلئے کچھ سامان ہے تو پیش کرے اور امام مالک کی طرف سے تحریر ہے کہ ان کے مؤطا میں صاف صاف لکھا ہے کہ متعہ ناجائز ہے اور محولہ کتابیں القرآن کے مذہب کی ہیں جو ہمارے لیے حجت نہیں۔ اور بخاری وغیرہ کی روایات منسوخ ہیں جنپر فریقین کے دلایل شاہد ہیں ذرا رافضی ان کو نظر پر تو کر کے دیکھیے کس طرح جواب لکھتا ہے۔ فافہم فلا تعجل۔

مسئلہ نمبر ۹ شیعہ مذہب میں کتے کا پس خوردہ یعنی شکار سے بچا ہوا مسلمان کو کھانا درست ہے صفحہ ۲۳۲ استبصار جلد ۲

ہذیان رافضی نمبر ۹ جاہل ملانے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا ہے صاحب استبصار نے کتے معلم کا ذکر کیا ہے انکے مذہب میں تو کتے سور کا پس خوردہ پاک ہے حاشیہ کنز وغیرہ ملخصاً۔

جواب از حنفی نمبر ۹ رافضی مرشخیل جی ذرا ملتانی کا مغالطہ اور افتراء تو ثابت کیجئے۔ اے دیکھیے کتاب استبصار جلد ۲ صفحہ ۲۳۲ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الكلب یمسك علیك صیده وقد اكل منه فقال لا باس فاكل وهو لك حلال یعنی راوی نے امام جعفر علیه السلام سے پوچھا کہ کتے شکاری کا پس خوردہ شکار کیا حکم رکھتا ہے تو حضرت نے فرمایا کہ حلال ہے۔ تعجب نہیں اب رافضی جی نے کب کہا ہے کہ کتے غیر شکاری کا انکے مذہب میں

خاموش رہکر اپنے ایمان کو جواب دیدیا ہے اور یہ کہاں ہمارے مذہب احناف میں کتے شکاری کا پس خوردہ حلال ہے ہم مسلمان تو ایسے شکاری کتے کا پس خوردہ تو حرام جانتے ہیں۔ تمہیں مبارک ہو اور کنز وغیرہ کسی متن یا مفتی بہ روایات سے پس خوردہ خنزیر و کتے کا تم ثابت کردو۔ تو پانچ روپیہ انعام لو۔ اور اس کا جواب بدل اس آیت کریمہ کے ہمارے ہاں کچھ نہیں۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ فافہم فلا تعجل۔

مسئلہ نمبر ۲ شیعہ مذہب میں جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا کتاب استبصار شیعہ جلد ۲ ص ۸۲

ہذیان رافضی نمبر ۱ یہ ساقط جلد ثانی صفحہ ۸۴ استبصار میں نہیں۔ ملا یک چشم کا افتراء ہے یہ روایت مختلف طریق کتب شیعہ میں صحیح ہے جس سے روزہ نہیں ٹوٹتا قاضیخان وغیرہ ملخصاً

جواب از حنفی نمبر ۱۔ رافضی جی کچھ تو شرم کرتے دیکھئے عقل کے اندھے مت بنو قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن الرجل وھو صائم فیجامع اھلہ قال یغتسل ولا شیئ علیہ کتاب استبصار جلد اول حصہ ۲ صفحہ ۸۴ یعنی راوی نے امام جعفر علیہ السلام سے مسئلہ پوچھا کہ اگر روزہ دار اپنی عورت سے صحبت کرے۔ تو اسکے لئے کیا حکم ہے؟ تو امام صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ نہائے اور اس پر کچھ نہیں ہے اور صاحب استبصار نے کہا ہے۔ کہ چاہے یہ فعل کسی سے سہواً ہو یا ناسیاً روزہ میں کچھ خلل نہیں ہوگا۔ لانہ لا یلزمہ شیئ و قد تم صومہ اور رافضی کیا اچھا ہوتا۔ کہ تم اپنے گھر کا پہلے اچھی طرح پتہ لے لیتے۔ پھر دوسرے گھر کی نکتہ چینی کرتے۔ اور جو تم نے شرمناک بہتان ہمارے ذمہ لگایا ہے۔ رافضی جی بقول اخوانہمارے کے تم کو امام جعفر علیہ السلام کے قول پر عمل کرنا فرض ہے۔ دیکھئے کتاب فروع کافی جلد ۲ ص ۱۲۴ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الخضخضۃ قال فاثم نفسہ لا شیئ علیہ یعنی امام جعفر علیہ السلام سے ایک شخص نے مشت زنی کے مسئلہ دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایسے فعل کرنے والے پر کچھ نہیں ہے یعنی ٹھیک کر لیا کرے۔ اب ملا جی پتہ لگا اور جو تم نے قاضیخان کا حوالہ دیا ہے اسمیں تو لکھا ہے کہ جب یہ فعل کرے اور انزال ہو تو روزہ ٹوٹ جائیگا کیونکہ انسان کیلئے ہاتھوں کو مشت زنی کیلئے نہیں بنایا گیا۔ اور دوسرے یہ مفتی بہ روایت نہیں۔ اگر یہ روایت مفتی بہ ثابت کردیں تو انعام لیں اور باقی ہذیانات تمہاری پر ہم بدل لعنت اللہ علی الکاذبین کے اور کچھ نہیں کہتے۔ جب تک کہ تم اپنا پورہ ذخیرہ جہنم کا نہ بنا لوگے۔ اور قاضیخان وغیرہ میں لکھا ہے۔ کہ جماع سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ فافہم فلا تعجل۔

مسئلہ نمبر ۳ شیعہ مذہب میں نماز میں اپنے عضو تناسل سے کھیل کرنا درست ہے اور اس فعل سے نماز کو کچھ نقصان نہیں ہوتا کتاب شیعہ استبصار جزو اول جلد ۲ ص ۸۵۔

ہذیان رافضی یعبث بذکرہ فی الصلوٰۃ کے متعلق لاباس وارد ہے اور دوسری روایت مس ذکرہ

اسکی تشریح کرتی ہے مس ذکر کیا جاوے۔ تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ لیکن اہلسنت کے ہاں نمازیں گوز مارنے سے نماز درست ہوتی ہے۔ گدھے وغیرہ کو ہانکے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ ملخصاً۔

جواب نمبر ۱۱۔ از ملتانی۔ رافضی صاحب اپنی من گھڑت آیات کو امام صاحب کے قول پر زیادہ نہ کیجئے۔ ذرا آنکھ کے چھلکے اتار کر دیکھئے۔ کتاب استبصار صفحہ ۴۵ اول۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یعبث بذکرہ فی الصلوٰۃ المکتوبۃ فقال لا باس یعنی راوی نے پوچھا کہ ایک شخص نماز مفروضہ میں ذکر سے کھیلتا ہے۔ اسکے لئے کیا حکم ہے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ اور اسکی تشریح یوں مذکور ہے عن الرجل یعبث بذکرہ حتی ینزل قال لا باس ولم یبلغ بہ ذالک شیء دیکھو رسالہ قاطع الالف صفحہ ۱۵ اور کتب لغت میں یعبث کے معنی بازی کردن کے ہیں۔ اور یہاں پر مضارع کا صیغہ ہے جسکی خصوصیت استمراری ہوتی ہے اور فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۰ میں مذکور ہے کہ اگر نماز میں ودی یا مذی بہکر ایڑیوں تک چلی جاوے تو نہ نماز فاسد ہوگی اور نہ وضو ٹوٹیگا۔ اور استبصار میں لکھا ہے۔ کہ اسکے دھونے کی بھی ضرورت نہیں۔ اور مسئلہ دربارہ گوز وہ تمہارا ہی ہے دیکھئے کتاب استبصار جلد اول صفحہ ۱۷۲ الرجل یحدث بعد ما یرفع راسہ من السجدۃ الاخیرۃ قال تمت صلوٰتہ وانما التشہد سنۃ فی الصلوٰۃ اے رافضی جی انصاف کیجئے کہ وہ ہی بعینہٖ مسئلہ ہے یا کچھ فرق ہے بس جو تمہارے ہاں اسکا جواب ہے وہ ہی اسکا ہے۔ اور اسی کتاب میں صفحہ ۱۲۱ پر ہے کہ حضرت علیؑ نے بے وضو لوگوں کو نماز پڑھائی اور انکی نماز تو درست ہوگئی اور لوگوں کو لوٹانی پڑی۔ اور مسئلہ نمبر کتاب مولہ سنیئں بلا اصل عبارت لکھو جواب لو۔ اور باقی کتب فقہ میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص فعل انکے ڈرانے کی نیت سے کریگا۔ تو نماز فاسد ہوجائیگی اور باقی ہذیان کا جواب بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کے ہمارے ہاں کچھ نہیں۔ سفافہم فلا تعجل۔

مسئلہ نمبر ۱۲۔ شیعہ مذہب میں منی یا ودی بہکر ایڑیوں تک چلی جاوے تو وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ نماز فاسد ہوگی کتاب فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۱

ہذیان رافضی نمبر ۱۲۔ اسکا جواب مفتی کرم الدین ساکن بھیں کر دیا جا چکا ہے اب اعادہ کی ضرورت نہیں ملتانی مولوی اگر ذی علم ہوتا۔ تو یہ اعتراض ہرگز نہ کرتا۔ ایسا مسئلہ تو مولوی امام مالک وغیرہ میں لکھا ہے۔ ملخصاً۔

جواب از سنی نمبر ۱۲۔ ارے لاہوری خر تمہارا جواب تو مثال الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی ہے۔ ذرا ہوش سے سنیئے۔ دیکھو امام جعفر علیہ السلام تمہارا اسطرح گلا کاٹ رہا ہے۔ کتاب فروع کافی جلد اول صفحہ ۲۱ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام۔ قال ان سال من ذکرک شیء من مذی او ودی وانت فی الصلوٰۃ فلا تغسلہ ولا تقطع الصلوٰۃ ولا تنقض لہ الوضوء وان بلغ عقبیک [illegible] عن محمد بن مسلم ... قال سالت ابا جعفر علیہ السلام عن المذی یسیل حتی یصیب الفخذ [illegible]

فقال لا تقطع صلوٰتہ ولا یغسلہ من فخذہ پس خچر لاہوری جی ان ہر دو روایات سے اصل مطلب منی اور ودی نماز میں جاری ہو کر ایڑیوں تک جانیکا نکلا ہے ۔ یا نہیں اور مذی ودی کے پاک ہونیکا ثبوت ملا ہے ۔ یا نہیں ۔ اگر رافضی جی زیادہ اس مسئلہ کی تشریح دیکھنی منظور ہو تو استبصار و علل الشرائع میں ملاحظہ کریں اور جو تم نے موطا امام مالک کا حوالہ دیا ہے وہ بالکل غلط ہے عبارت لکھو جواب لو اور منی ہمارے مذہب حنفی میں نجس ہے اگر اسکا پاک ہونا تم اس مذہب میں ثابت کر دو ۔ تو اپنے خطاب مشہور کے مطابق انعام حاصل کرو سفا فہم فلا تعجل ۔

مسئلہ نمبر ۱۳ شیعہ مذہب میں حق امر ظاہر کرنا درست نہیں ۔ جو ظاہر کریگا اسکو اللہ تعالیٰ ذلیل اور عذاب کریگا ۔ کتاب اصول کافی صفحہ ۴۵۸ ۔

بدزبان رافضی نمبر ۱۳ ۔ یہ مسئلہ متعلق تقیہ کے ہے جسکا انکار کرنا کفر ہے ۔ قیامت تک جاری ہے اس مقام پر بھی جاہل ملا نے افترا کیا ہے اور انکو یہ بھی تقیہ ثابت ہے بخاری و بیضاوی و کنز العمال ملخصاً ۔

جواب نمبر ۱۳ از حنفی ۔ رافضی جاہل مرثیہ خوان جی یہ تو تم مان گئے ۔ کہ تقیہ قیامت تک جاری ہے ۔ پھر تمہارا افترا کہنا کیا معنے رکھتا ۔ اور دیکھیئے جو ہم نے روایت بیان کی تھی اصول کافی صفحہ ۴۸۵ و ۴۸۶ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام یا سلیمان انکم علی دین من کتمہ اعزہ اللہ ومن اذاعہ اذلہ اللہ الخ اور صفحہ ۴۸۶ میں ہے ۔ کہ حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا ۔ یا معلّٰی اکتم امرنا ولا تذعہ فانہ من کتم امرنا ولم یذعہ اعزہ اللہ بہ فی الدنیا وجعلہ نوراً بین عینیہ فی الآخرۃ تقودہ الی الجنۃ یا معلّٰی من اذاع امرنا ولم یکتم اذلہ اللہ بہ فی الدنیا ونزع النور من بین عینیہ فی الآخرۃ الخ

اب ناظرین اختر خچر لاہوری سے دریافت کریں کہ ملتانی نے کونسی افترا باندھا ہے ۔ کیا اس عبارت کا یہ مطلب نہیں ۔ جو حق امر ظاہر کریگا وہ دنیا و آخرت میں ذلیل ہوگا ۔ اور جو شخص حق امر کو چھپائیگا اسکی اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں عزت کریگا ۔ یا کچھ اور ۔ ملا مرثیہ خوان جی جواب دیں اور جو تم نے کہا ہے کہ اس مسئلہ کی بنیاد تقیہ پر ہے جو قیامت تک رہیگا اور اسکا منکر کافر ۔ ارے ملا جی بتلایئے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت نوح علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام نے کب تقیہ کیا تھا اور کب تبلیغ احکام میں انہوں نے قصور کیا تھا اور قرآن مجید اس پر شاہد ہے ۔ کہ جو شخص حق امر کو چھپاوے اس پر خدا کی لعنت ہے ۔ والذین یکتمون تا آخر یلعنہم اللہ تک غور سے پڑھیں ملا رافضی سنیئے ۔ اگر تقیہ کرنا فرض ہوتا تو حضرت امام حسین جگر گوشہ بتول نے کیوں کربلا میں تقیہ کو ترک کیا اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیوں اپنی کتاب نہج البلاغت میں تقیہ کو مذموم سمجھکر اسکے کرنیوالوں پر حکم نفاق کا لگا دیا ۔ اور ملا اختر جی مترجم نہج البلاغت کو ان مقامات مختلف کو غور سے پڑھیں اور سوچ سمجھکر فتویٰ کفر کا لگایا کریں ۔ وہو ہذا کتاب نہج البلاغت صفحہ ۲ میں ہے کہ فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قسم خدا کی میں نے کبھی

کسی امر حق کو نہیں چھپایا۔ اور نہ کبھی کوئی جھوٹ بولا اور صفحہ ۱۰۰ میں فرمایا۔ کہ کذب و دروغ سے دوری اختیار کرو۔ کیونکہ یہ صفت ایمان سے دور کرنیوالی ہے اور صفحہ ۳۵۲ پر ہے کہ فرمایا کہ ایمان کی علامت یہ ہے کہ اگر جھوٹ سے تجھکو نفع پہنچے۔ تو بھی سچ کہو اگرچہ اسمیں بڑا نقصان ہی ہو الخ اور صفحہ ۴۶۴ حضرت طلحہ اور زبیر کے یوں خط لکھکر فرمایا کہ مجھے زندگی کی قسم کہ تم دونوں مہاجرین ہو اور اس تقیہ کرنے اور حق چھپانیکے سبب زیادہ سزاوار نہیں ہو الخ یعنی تقیہ کرنیوالا اور حق چھپانیوالا سخت سزاوار ہے کیونکہ تم نے بظاہر تو اطاعت کا اظہار کیا اور باطن میں نافرمانی کو چھپائے رکھا۔ لہٰذا تم منافق ہوگئے۔ اور صفحہ ۱۵۲ میں فرمایا۔ وہ بہت برا آدمی ہے کہ جو دو صورتوں کے ساتھ آدمیوں سے ملاقات کرے یعنی کبھی دوست بنکر انکی تعریف کرے اور کبھی دشمنی کیساتھ انکی شکایت کرے تو فرمایا ایسا شخص لوگوں کو فریب دینے والا جھوٹا اور مکار ہے اور فرمایا ایسا شخص جو دو زبان کیساتھ ہو وہ منافق ہے پس ملاں رافضی جی دیکھا ان تمام دلایل قاطع سے ثابت ہوا کہ تقیہ کرنیوالا اور خداوند کریم کے احکام چھپانیوالا شخص منافق و مردود ہے اور تمہاری دلایل پیش کردہ سے نہ تقیہ ثابت ہوتا ہے اور نہ ہی کتمان بلکہ صحابہ کا کمال ایماندار ہونا ظاہر ہوتا ہے ملا اختر جی ہماری کتابونکی اصل عبارتیں تحریر کرکے جواب دیں فافہم فلا تعجل۔

مسئلہ ۱۴ شیعہ مذہب میں گوشت خنزیر کہانیسے کوئی حد شرعی نہیں فروع کافی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱۔

بزبان رافضی نمبر ۱۴ اجی اہل ملاں کی ایمانداری ملاحظہ ہو لیس علیہ حد لیلیا باقی حصہ کو ہضم کرلیا کہ کا ترک تم اینڈیا اگر اسی پر اعتراض ہے۔ تو حضرت یکچشم قرآن میں کہیں خنزیر کا گوشت کہانے پر حد دکہا سکتا ہے انکے ہاں تو اگر بکری کا بچہ سورنی کے دودھ کیساتھ پالا جائے تو اسکا کہانا حلال ہے غایۃ الاوطار جلد ۴ صفحہ ۱۹۶ اور رحمۃ الامہ امام مالک کے مذہب میں خنزیر سے سب اشیاء پاک نکلتے ہیں۔ سوائے گوشت خنزیر ملخصاً۔

جواب نمبر ۱۴ از حنفی۔ ملا اختر رافضی چار چشم جی گالی گلوچ دینا ہی تمہارا کام ہے بیشک خلق خدا دیکہہ رہی ہے اور ہمارا یہ ایمان نہیں کہ ہم ان آیمہ دین کی طرف ایسے واہی تباہی مسایل منسوب کریں جیسے تمہاری کتب صحاح میں مسطور ہیں جنسے تم دراصل نادم ہو کر جواب نہیں دے سکتے چنانچہ مسئلہ متنازعہ در پیش ہے وہو ہذا کتاب فروع کافی جلد ۱ صفحہ ۱۳۱ کتاب الحدود عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال اکل میتۃ والدم ولحم الخنزیر علیہ ادب فان عاد ادب ولیس علیہ حد الخ یعنی امام جعفر علیہ السلام نے اپنے شیعہ کو فرمایا کہ گوشت خنزیر وغیرہ تین مرتبہ کہانے پر کوئی حد نہیں صرف تنبیہ ہے اور اسی کتاب فروع کافی کتاب الصید صفحہ ۸ میں لکہا ہے کہ امام علیہ السلام لوگونکو بلا کسی عذر کے حرام گوشت کے کہانیکا حکم دیتے تھے الخ اب اختر رافضی جی سنا ہے اور پتہ لگا ہے ہماری ہاں تو لکہا ہے کہ جو شخص ۔ ۔ ۔ سور وغیرہ حرام اشیاء کو کہائے اسکے لئے تعزیر ہے چاہیئے کہ حاکم وقت اسکو قتل کرادے یا وطن بیوطن کرادے یا کوئی اور سزا حسب رائے اسپر قایم کردے اور اگر کوئی شخص حرام قطعی کو حلال جانے اور کہائے تو وہ باتفاق مرتد قابل قتل اور اگر جان بچانیکے لئے بقدر حکم غیر باغ کہائے تو اسکے لئے مباح ہے لیکن رافضی جی تمہارے ہاں تو صرف تنبیہ ہی کافی ہے۔ اور

ہمارے مذہب حنفی میں تو چمڑا خنزیر کا کبھی دباغت سے بھی پاک نہیں ہو سکتا یہ محض تمہارا بہتان ہے اور نہ ہی ہماری کتب ظاہر روایت میں کہیں
اسکو پاک لکھا ہے اگر تم دکھا دو تو اپنے خطاب کے مطابق انعام حاصل کرو اور کتاب اختلاف الائمہ کسی تمہارے جیسے آدمی کی ہے جو کہ مفتی
نہیں اور مسئلہ ثانی بوجہ اختلاف رائے مچھلی حلال ہے کیونکہ اسکے وجود میں چونکہ اثر معدوم کا نسبت و ثابت ہوگیا تو پھر اس حلال جانور کی
حلت میں کوئی شبہ … ہیں … انکار کر سکتا ہے اور اسی بابت اولاد اشیاء کی پیدائش نجس العین وغیرہ کی … سے ہو جاتی ہے
… شبہ … کہا … ہو اور … انکے کہانے پینے سے تمہارا اچھا ہی حال ہے پھر اعتراض ہی کیا … علاوہ
اسکے تمہاری کتاب … جلد … صفحہ … میں لکھا ہے کہ اگر گوشت کسی کی بستی میں ملجائے اور اسکے حلال و حرام ہونیکا کچھ پتہ نہ چلے
تو اسکو تم آگ پر رکھدیں اور کہا ہیں جو انقباض ہو وہ حلال اور جو انبساط ہو وہ مردار اور اسی کے آگے لکھا ہے کہ اگر زمین
… پر پڑا ہو اگر پڑے تو اسکو نکالکر شیعہ شخص بیشک کہالے اسمیں کچھ مضائقہ نہیں جہوٹوں پر خدا کی لعنت … فلا تجعل
مسئلہ نمبر ۱۴ شیعہ مذہب میں ڈول چمڑے خنزیر سے بنانا درست ہے من لا یحضرہ الفقیہ …

ہذیان رافضی جاہل ملانے کہ خنزیر کے چمڑے کا ڈول بنانا درست ہے سو اسی جھوٹا … حالانکہ اسکے حاشیہ پر لکھا ہے کہ ایسا ڈول زراعت
کے پانی پلانے کیلئے کافی ہوتا ہے اور انکے … کتے و … چمڑے پر نماز پڑھنا درست ہے دیکھو قاضیخان صد ۱۱ ۔

جواب نمبر ۱۵ از حنفی ۔ یا رافضی بے ایمان … کو … دیتی کی … تو … لکھا … کہ … سے ڈول بنانا درست ہے
چنانچہ … امام معصوم کے قول و فعل کو رد کردیا ۔ خود فروع کافی … میں ہے عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألته
عن الحبل یکون من الشعر الخنزیر یستقی به الماء من البیر هل یتوضأ من ذالک الماء قال لا باس وضوء … و سئل
الصادق علیه السلام عن جلد الخنزیر یجعل دلوا یستقی به الماء فقال لا باس به پس ان ہر دو روایات سے صاف ثابت ہوا
کہ خنزیر کے چمڑے اور اسکے بالوں کی رسی سے پانی نکالکر اس سے وضو کرنا درست ہے اور یہ بھی ثابت ہوا کہ وہ ڈول اور رسی شیعہ کے نزدیک
پاک ہیں چاہیے شیعہ شخص اسکو پیئے یا وضو کرے اور اسی ایت کے آگے … من لا یحضرہ الفقیہ نے بیان کیا ہے کہ مردار کے چمڑے کے برتن میں … تیل و
پانی رکھنا … ہے اور جو تم نے روایت قاضیخان کی ہمارے آگے پیش کی ہے وہ روایت مرجوح و مردود و نامقبول ہے جسکا مفصل ذکر … الفقہ
جلد … میں … ہے اگر تم یہ مسئلہ کتب ظاہر روایہ سے دکھا دو تو انعام لو اور ہمارے ہاں تو خنزیر کا چمڑا دباغت سے بھی پاک نہیں ہو سکتا اور یہی مفتی بہ قول
ہے اور باقی اشیاء بھی خنزیر کے نجس العین ہیں دیکھو تفسیر حسینی و قانون و کتب فقہ معتبرہ سب کچھ تمہارے ہاں ہی پاک ہیں تم بیشک انکو استعمال
کرو دیکھو جامع عباسی و فروع … فلا تجعل مسئلہ نمبر ۱۶ شیعہ مذہب میں … کے عوض اگر کوئی عورت زنا کرائے تو پھر کوئی الزام نہیں بلکہ یہ زنا حکم
نکاح کا رکھتا ہے فروع کافی جلد … ہذیان رافضی … کا … تقلید … لکھنوی … کا … کیا ہے اسکا … جواب
… اسکے … نہیں اور … کتاب بیان الحقائق فتوی امام محمد کا … ہے اور رد المختار میں بھی …
… فتوی … قبول ہی کافی ہے … جواب نمبر ۱۶ از حنفی اسے … کی … میں …
… فقط … ہے … نہیں … شیعہ … ہمارے … پڑھا … ہے … کا … ہیں …

پس خادم شریعت اس امر کا فیصلہ اصل عبارت لکھ کر ناظرین کے انصاف پر چھوڑ دیتا ہے خود ناظرین انصاف کرینگے اور تمہارے بہتان کا جواب بھی سمجھ
لینگے کتاب فروع کافی جلد ۲ کتاب النکاح صفحہ ۱۹۸ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاءت امرأۃ الی عمر فقالت انی زنیت فطہرنی فامر بہا
ان ترجم فاخبر بذلک امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فقال کیف زنیت فقالت مررت بالبادیۃ فاصابنی
عطش شدید فاستسقیت اعرابیا فابی ان یسقینی الا ان امکنہ من نفسی فلما اجہدنی العطش وخفت
علی نفسی سقانی فامکنتہ من نفسی فقال امیر المؤمنین علیہ السلام تزویج ورب الکعبۃ فقط پس اے ناظرین انصاف
سے فرمائیں کہ اس روایت شیعہ کا یہی مطلب نکلتا ہے یا کچھ اور کیا حضرت خلیفہ ثانی نے حکم رجم کا بعورت مزنیہ کو دیا ہے یا نہیں اور
حضرت علی نے بدون تحقیق کے تو اس زنا کو بحکم نکاح رکھا ہے یا نہیں اور بعوض پانی کو زنا ہوا ہے یا نہیں فقط اور رافضی باقی اعتراضات
کا جواب اقوال الصحیح میں ملاحظہ کریں سمجھے تشفی ہو جائیگی ۔ نا فہم قابل مسئلہ جمہور اہل شیعہ میں کہتے ہیں اور خنزیر کی ہڈیاں و پشم بفتوی مرتضی
سے پاک ہیں جامع عباسی مطبوعہ نولکشور صفحہ ۳ سطر ۱۹ اگر ان مسائل میں سے ایک مسئلہ بھی غلط نکلے اور ان کی کتابوں سے وہ فتوی مسئلہ
غلط ثابت کر سکو دس روپیہ انعام لو نہیں تو فقط اظہار رعب کے لئے ختم سفہیاں رافضی بکتا ہے اگر بفرض تسلیم اگر یہ راست بھی ہو
تو ایک سید مرتضی علیہ الرحمۃ کا قول شیعہ کے لئے حجت نہیں ہو سکتا کیونکہ جب باقی کل علماء سب نجس کہتے ہیں لیکن حنفی مذہب میں سب
جانوروں کی ہڈیاں پاک ہیں تحفہ کا جواب مجہول الحنفی رافضی مرثیہ خوان جی من گھڑت دلیل کون مان سکتا ہے ادے بدلا بھی تو فتوی
سید مرتضی کا ہے پاکہ لا ان دین کا ہے عن الحسین بن زرارۃ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام وابی یسئلہ عن اللبن من المیتۃ
والبیضۃ من المیتۃ وانفحۃ المیتۃ فقال کل ہذا ذکی قال فقلت لہ فشعر الخنزیر یجعل حبلا ویستقی بہ من
البئر التی یشرب منہا او یتوضأ منہا قال لا باس بہ وزاد فیہ علی بن عقبۃ وعلی بن الحسین بن زرارۃ قال
والشعر والصوف کلہ ذکی اب رافضی جی ان لا ان دین کے اقوال کو بھی تم مانو گے یا نہیں اور آج شیعوں کی تمہارے لئے تحقیق …
اور سید مرتضی شیعہ کے فتوی کی تائید ہوئی ہے یا نہیں … انکار کر دیا … رد کیا … یا نہیں …
ائمہ معصومین کے … بحالت اضطراری ان فائدہ حاصل کرنا جائز ہے چنانچہ قرآن مجید اس پر شاہد ہے لیکن
افسوس کہ اس چار چشم کو اتنا پتہ نہیں کہ ہمارا اسلام پر ستفقہ … نکتہ چینی … اسلام پر اخبار …
وکتابیں … رسول وآل ہی ہیں لیکن ان سے ختم مرثیہ خوانوں کو ذرا نکو اس میں حصہ ہے کیا واسطے ہے یہ لوگ تو حلوہ مانڈے کے کھانے
میں مستغرق و عبد الدرہم و دینار ہیں اور دنیاوی قصے کہانیاں لوگوں کو سنا کر اپنی چلتی گرم کرنا ایسے بیچارے کس شمار … ہوتے
ہی شیوہ ہے … رافضی مرثیہ خوان ایسی حرکات وافعال … سے باز نہ آیا تو پھر خادم شریعت کو بھی مجبورا
اس سبب سے سیاہی رافضیہ کی ضرور … پہنچیگی … شکایت شیعان رافضیان کی خادم شریعت تک پہنچا ہو گی

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

المعلن : احقر الوریٰ خادم شریعت ابو المنظور محمد نظام الدین ملتانی حنفی قادری چشتی حنفی وزیر آباد

قصیدہ نورانی درحق فاضل محمد نظام الدین ملتانی دام فیوضہم

از تصنیف بندہ فضل الدین۔ فضل ساکنہ خوشاب۔ حال مقیم بھیرہ نائب مدرس
ڈی۔بی۔پرائمری سکول کلیان پور۔ تحصیل بھلوال۔ ضلع شاہ پور سرگودہا۔

نظام الدین آج تیری شہرت دلوں میں ہر سو سما رہی ہے
کہ باغ عالم میں طوطی قمری بھی تیرے نغمے ہی گا رہی ہے

نثار تجھ پر نہ کیسے ہوویں کہ کلمہ گو ہیں نبی کا مومن
نبی کے یاروں کا نام سنکر جان جنکی فدا ہو رہی ہے

صدیق رضی فاروق اور عثمان علی رضی کی سنکر کے شان تجھ سے
خدا کی مخلوق پیاری اس پر سروں کو اپنے جھکا رہی ہے

فرق جو شانوں میں انکی لایا ہوا وہ تحقیق سمجھو کافر
نہ اسمیں اسلام کی ہے بو تک نہ اسمیں شرم و حیا رہی ہے

عدو کہاں تجھ سے حق و باطل میں ہو مقابل تمیز کر لیں گے
تیری صدا سبھی کو لاریب ہر سو سیدھا دکھا رہی ہے

قدم جو میدان میں تو ڈالے فتح رکاب آکے تیری چومے
ازل سے امداد ربی تجھ سے یہ ساتھ پورا نبھا رہی ہے

بلا کے میدان میں ہمیشہ تو باطلوں کو کہ منہ دکھا دیں
ولیک ہیبت تیری یہ انسے ہی منہ کو انکے چھپا رہی ہے

ہمیش غالب رہے حریفوں پہ تو خدا کی ہو تجھ پہ رحمت
مقابل آنے پہ تجھ سے اصلاً نہ تاب ان میں ذرا رہی ہے

قرآن پر فیصلہ تو چھوڑے حدیث سے تو نہ جاوے باہر
یہی شرافت تیری جہاں میں جا بجا کلیان پور بلا رہی ہے

نبی کے اسلام کو کیا ہے یہ تو نے آکر کے خوب تازہ
کہ غیر فرقوں میں جلتی آتش کو گرد برا اسٹ بجھا رہی ہے

خدا رکھے یہ وجود تیرا صحیح سلامت جہاں میں دائم
تیری مقدس یہ وہ ہے ہستی جو باطلوں کو مٹا رہی ہے

فضل کہاں کس زباں سے احسان تیرے گن گن سناوے پیارے
لگن غلامی کی در کے تیرے جسے کہ مجنوں بنا رہی ہے

شیعوں کیلئے انعامی اشتہار

ہر خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ حافظ کلام اللہ کا شیعہ مذہب میں ہو جاوے یا موجود ہو تو اسکو مبلغ ۲۵ روپیہ انعام دیا جائیگا۔ بشرطیکہ وہ شیعہ اصحاب ثلاثہ حضرت ابو بکر صدیق رض و حضرت عمر فاروق رض و حضرت عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالی عنہم کا منکر ہو۔ کیونکہ جو شخص اصحاب ثلاثہ رض کا منکر ہوتا ہے وہ کبھی کلام الہی کا حافظ نہیں ہو سکتا اگر یہ بات غلط ہے تو کوئی شیعہ مرد میدان بنکر دکھا دیوے۔ ورنہ وہ اپنے باطل مذہب سے توبہ کرے۔

نوٹ: عقلمند شیعوں کے واسطے اصحاب ثلاثہ کا ایک روشن معجزہ ہے۔ امید ہے کہ وہ جلدی توبہ کر کے نجات دارین حاصل کرینگے یہ اشتہار تین سال سے متواتر شایع ہو رہا ہے مگر کوئی شیعہ حافظ پیدا نہیں ہوا اور نہ انشاء اللہ تعالی ہوگا۔

المشتہر:۔ شیخ حاجی غلام یسین سوداگر تلہ گنگ۔ ضلع اٹک + + + +